جلد ۲۹ | ۱۰ ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش | ۱۵ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ | ۱۰ ماہ اگست ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۸۱

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۵ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور آنجہانی کی آخری امید

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور جو سات اگست کو کلکتہ میں وفات پا گئے۔ بہت بڑے شاعر اور بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے۔ ان کی وفات پر ملک کے بڑے بڑے لیڈروں نے اُن کی خدمات کو سراہا ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب اپنی زندگی میں سرانجام دیتے رہے۔ کلکتہ میں نعش کے ساتھ بھاری ماتمی جلوس تھا۔ لاکھوں اشخاص شریک تھے۔ اور ہزاروں اشخاص کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اُن کے ساتھ عقیدت رکھنے والوں کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ اور وہ اُن کے پیغامات کو اپنے سینہ و دل میں جگہ دینے کے مدعی ہیں۔ ان حالات میں ہم ان کے سامنے ڈاکٹر ٹیگور آنجہانی کی وہ تقریر رکھنا چاہتے ہیں۔ جو انہوں نے اپنی اسیویں سالگرہ کے موقعہ پر ۱۴ اپریل کو شانتی نکیتن میں کی۔ ڈاکٹر ٹیگور نے اس میں اپنی ساری زندگی کے تجارب بیان کرتے ہوئے کہا۔

"کبھی میرا یہ خیال تھا۔ کہ تہذیب کے چشمے یورپ میں پھوٹیں گے۔ لیکن آج جبکہ میں اس دنیا کو چھوڑنے والا ہوں۔ میرا یہ پختہ اعتقاد بالکل جاتا رہا ہے۔ **اب میری آخری امید یہ ہے۔ کہ دنیا کا نجات دہندہ اس افلاس زدہ ملک میں پیدا ہوگا۔ اور مشرق ہی سے خدائی رحمت کا پیغام دوسری قوموں کو ملے گا۔** جس کی بدولت انسانیت کے زندہ رہنے کی امید پیدا ہو جائے گی"۔

ڈاکٹر ٹیگور کی اسی سالہ زندگی کے تجارب کا یہ نچوڑ ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ دنیا کو موجودہ مصائب سے مغرب نجات نہیں دلا سکتا۔ بلکہ نجات دہندہ مشرق میں ہی پیدا ہوگا۔ وہ [illegible] پرست جو آج بھی جبکہ مغرب کی تہذیب [illegible] تمدن کی خاک اڑ رہی ہے۔ مغربی تہذیب کو ہی دنیا کی تمام تہذیبوں سے فائق اور برتر سمجھتے ہیں۔ انہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ دیدہ وروں سے گزارش ہے۔ کہ مشرق ہی ہمیشہ دنیا کو روحانیت کا پیغام دیتا رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے تمام بڑے بڑے نبی اور رسول اسی میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں ہندوستان ہی سب سے زیادہ لوگوں کی طبائع کا رجحان روحانیت اور مذہب کی طرف ہے۔ چنانچہ اس وقت دنیا کے کسی ملک کے رہنے والوں میں مذہب سے وہ لگاؤ نہیں۔ جو ہندوستانیوں کو ہے۔

پس ضروری ہے۔ کہ دنیا کی ہدایت کے لئے اس زمانہ میں سرچشمہ ہدایت ہندوستان ہی میں پھوٹے۔ اور پھر وہ ساری دنیا کو سیراب کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عین اس وقت جبکہ موعود کے متعلق تمام مذاہب میں بیان کردہ علامات پوری ہو چکی تھیں۔ ہندوستان میں مبعوث فرمایا۔ اور آپ موعود کل ادیان قرار پائے۔

پس ڈاکٹر ٹیگور آنجہانی نے جو کچھ کہا۔ وہ پورا ہو چکا ہے۔ افسوس کہ ڈاکٹر صاحب خود بوجوہ اس طرف توجہ نہ کر سکے۔ اور اپنی زندگی میں اپنی امید کے پورے ہونے کی مسرت سے محروم رہ گئے۔ لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں ان کی قدر و قیمت ہے۔ انہیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور مفصل معلومات حاصل کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ ضروری سمجھنا چاہیئے۔

مولوی ظفر علی صاحب کی تازہ نظم میں اصلاح

اخبار "زمیندار" (۹ اگست) میں "میرے مشاغل" کے عنوان سے مولوی ظفر علی صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس کے تین شعر یوں چھپے ہیں۔ ؎

سر کٹاتا ہوں میں ناموس مساجد کے لئے — آپ خنجر سے طہارت بھی کیا کرتا ہوں
قادیاں لرزہ براندام مرے نام سے ہے — کہ میں ویراں یہ عمارت بھی کیا کرتا ہوں
یاد عالم کو دلاتا ہوں فرائض اس کے — آئے دن میں یہ شرارت بھی کیا کرتا ہوں

لیکن دراصل یہ اشعار اس طرح موزوں معلوم ہوتے ہیں۔

سر کٹاتا ہوں میں ناموس مساجد کے لئے — کہ میں ویراں یہ عمارت بھی کیا کرتا ہوں
قادیاں لرزہ براندام مرے نام سے ہے — آئے دن میں یہ شرارت بھی کیا کرتا ہوں

یہ تصحیح کرنے کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ قادیان مولوی صاحب کو پرِ پشہ جتنی وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور ہو بھی کیوں۔ جبکہ وہ اپنی ناکامی اور احمدیت کی کامیابی کا خود ان الفاظ میں اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ "آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی کی (نعوذ باللہ) خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں"۔ (اخبار زمیندار ۹-۱ اکتوبر سنہ [illegible]ء)

المسیح مدینۃ

قادیان ۸ ظہور ۱۳۲۰ہش - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق دس بجے رشب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے - کہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ باقی خاندان میں بھی خدا کے فضل سے خیر و عافیت ہے ::

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیریت ہے -

وہ مجبوریاں جو گناہ کی وجہ سے ہوتی ہیں - ان کا علاج

وُہ احباب جن کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے تحریک جدید کے جہاد اکبر میں شمولیت کی سعادت بخشی ہے - مگر باوجود انتہائی کوشش کے وہ ابھی تک سال ہفتم کا وعدہ پورا نہیں کر سکے - وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد سن لیں - اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں -

(۱) دُنیا میں کئی مجبوریاں بھی گناہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں - اور بسا اوقات دل پر گناہوں کا زنگ لگ جانے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ ظاہر میں مجبوریاں پیدا کر دیتا ہے تا وہ ثواب کے اعلےٰ مقام کو حاصل نہ کر سکے - پس وہ جو مئی (اب جون جولائی) تک اپنے وعدہ کو پُورا نہیں کر سکے - انہیں کوشش کرنی چاہیئے - کہ وُہ اپنے وعدوں کو اگست تک پورا کر دیں - تاکہ ان کی پچھلی غفلت کا کفارہ ہو"

(۲) "اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ وہ اکتوبر میں اپنا چندہ ادا کر سکتا ہے - لیکن اس وجہ سے کہ وہ مئی میں ادا کر کے السابقون میں شامل نہ ہو سکا - اب کفارہ کے طور پر اگست میں ادا کر دیتا ہے - تو وہ بھی اللہ تعالےٰ کے حضور ویسا ہی ثواب کا مستحق ہے - جیسا کہ مئی میں ادا کرنے والے"

(۳) "جب کسی سے غفلت ہو جائے تو بعد میں خواہ مقدار کے لحاظ سے زیادہ قربانی کرے - (جیسا کہ بعض احباب نے اپنے وعدہ سے کفارہ کے طور پر زیادہ ادا کر دیا ہے) اور خواہ تکلیف اٹھا کر میعاد سے قبل اپنے وعدے کو پورا کرے - (جیسا کہ بہت سے دوست اپنی مقررہ میعاد سے قبل ادا کر رہے ہیں - فنانشل سیکرٹری) دونوں صورتوں میں اس کی کوتاہی کا کفارہ ہو جاتا ہے - اور وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا مستحق بن جاتا ہے"

اگر آپ باوجود کوشش کے اب تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو آپ کو چاہیئے کہ اپنے اوپر تنگی ڈال کر اور خود تکلیف اٹھا کر اپنا وعدہ ۳۱ اگست تک پورا کر دیں - اگر ہو سکے تو بطور کفارہ اپنے وعدے کے ساتھ مزید رقم داخل فرما کر ثواب کی کمی کا ازالہ کریں - مگر یہ یاد رہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ۳۱ اگست تک مرکز میں روپیہ داخل ہو جانا چاہیئے ::

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

جناب مولوی محمد علی صاحب غور فرمائیں

پیغام صلح ۱۲ جولائی میں مولوی صاحب کا ایک مضمون نہایتی نا خوش (نازیبا) عنوان سے شائع ہوا ہے - جس میں مولوی صاحب نے یہ شکوہ کیا ہے کہ ان کو "پیغامی" کہنا گالی دینا ہے - اس اعتراض کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے کہ ہم محض امتیاز کے لئے لاہوری فریق کو "پیغامی" کہتے ہیں - مگر کیا مولوی محمد علی صاحب نے کبھی اس بات پر بھی غور فرمایا کہ وہ ہمیشہ جماعت احمدیہ کو "قادیانی" کہتے ہیں چنانچہ اسی مضمون میں لکھتے ہیں (۱) "قادیانی خوش کلامی" (۲) "قادیانی بزرگ" (۳) "قادیانیت کی بلی" مولوی صاحب نے اس سارے مضمون میں ایک مرتبہ بھی ہمارا ذکر "جماعت احمدیہ" کے لفظ سے نہیں کیا - خاکسار ابو العطاء

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سچی توبہ کرنے والے خدا تعالیٰ سے بڑے بڑے انعام پاتے ہیں

"بیعت میں انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے - مگر اس طرح سے اس کا اقرار جائز نہیں ہوتا - جب تک دل سے اس اقرار کو نہ کرے - یہ خدا تعالےٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے - کہ جب سچے دل سے توبہ کی جاتی ہے - تو وہ اسے قبول کر لیتا ہے - جیسا کہ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی میں توبہ کرنے والی کی توبہ قبول کرتا ہوں - خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ اس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے - اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا ایک مشکل امر تھا - سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالےٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اس نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ کئے ہیں - اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے - جب انسان یہ اقرار کرتا ہے - کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا - اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا - تو اس کے یہ معنی ہیں - کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیوں قریبی رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلق ہی کرنا پڑے - مگر میں خدا تعالےٰ کو سب سے مقدم رکھوں گا - اور اسی کے لئے اپنے تعلقات چھوڑتا ہوں - ایسے لوگوں پر خدا کا فضل ہوتا ہے - کیونکہ انہی کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے پھر جو لوگ دل سے دعا کرتے ہیں خدا ان پر رحم کرتا ہے - جیسے اللہ تعالےٰ آسمان زمین اور سب اشیاء کا خالق ہے - ویسے ہی وہ توبہ کا بھی خالق ہے - اور اگر اس نے توبہ کو قبول کرنا نہ ہوتا تو وہ اسے پیدا ہی نہ کرتا - گناہ سے توبہ کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں سچی توبہ کرنے والا خدا سے بڑے بڑے انعام پاتا ہے - یہ اولیا قطب اور غوث کے مراتب اسی واسطے لوگوں کو ملے ہیں - کہ وہ توبہ کرنے والے تھے - اور اللہ تعالےٰ سے ان کا پاک تعلق تھا - اس واسطے ہرگز نہیں ہے کہ وہ منطق فلسفہ اور دیگر علوم طبعیہ وغیرہ سے ماہر تھے - جو لوگ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہیں - وہ ان بندوں میں داخل ہو جاتے ہیں - جن پر اللہ تعالےٰ رحم کرتا ہے"

(البدر ۲۴ / اپریل ۱۹۰۳ء)

اعلان

مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر کا تقرر بطور قاضی محلہ دار الفضل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظور فرمایا ہے - ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

اطفال الاحمدیہ کا آئندہ امتحان

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے - ۱۱ سے ۱۵ سال کے اطفال کا آئندہ امتحان جو اکتوبر ۱۹۴۱ء میں ہوگا انشاء اللہ کا نصاب مسلم نوجوانوں کے سنہری کارناموں کے پہلے ۵۶ صفحے مقرر کئے گئے ہیں - اطفال کو ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے - یہ امر واضح رہے کہ راویوں کے نام یاد رکھنے کی چنداں ضرورت نہیں - واقعات یاد رکھنا کافی ہوگا - یہ کتاب شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر قادیان سے پانچ آنے پر مل سکتی ہے - خاکسار محبوب عالم خالد مہتمم اطفال

ضروری اعلان

جن سیکرٹری صاحبان نشر و اشاعت نے گزشتہ ماہ کی رپورٹ ابھی تک نہیں بھجوائی وہ جلد تر بھجوا دیں - اور آئندہ کے لئے نوٹ کر لیں - کہ ہر ماہ کی سات تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے :: مہتمم نشر و اشاعت

فضیلتِ اسلام

اسلام اور غلاموں کی آزادی

اسلام سے پہلے عرب اور دوسرے ممالک میں یہ عام دستور تھا۔ کہ جنگ میں جو لوگ قید ہوتے۔ ان کو غلام بنا لیا جاتا۔ اور انہیں دُنیا میں بازین مخلوق سمجھا جاتا۔ لیکن جب نُورِ اسلام کی روشنی سے دُنیا منوّر ہُوئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرما دیا۔ تو اسلامی تعلیم کے زیر اثر آہستہ آہستہ دُنیا آزادی کی قدر و قیمت سمجھنے لگی۔ اور غلاموں کو بھی انسانیت کے ابتدائی حقوق سے بہرہ ور کیا جانے لگا۔ یہ تو ان لوگوں کا حال تھا۔ جو اسلامی تعلیم سے متاثر ہُوئے۔ مسلمانوں کا مقام تو اس سے کہیں بلند تھا۔ انہوں نے غلاموں کی آزادی کے لئے جو جد و جہد کی۔ اس کی مثال رُوئے زمین پر کسی اور مذہب میں نظر نہیں آتی۔ اسلام نے غلاموں کی آزادی پر جس قدر زور دیا ہے۔ اس کا ثبوت مندرجہ ذیل آیت قرآنی سے مل سکتا ہے:۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما ادراك ما العقبة فك رقبة او اطعام في يوم ذي مسغبة يتيما ذا مقربة او مسكينا ذا متربة یعنی تجھے کیا معلوم کہ نیکی کا دُشوار گزار راستہ کونسا ہے۔ وُہ رستہ یہ ہے۔ کہ ایک گردن یعنی غلام کو آزاد کیا جائے۔ یا بھوک کے دن کسی قریبی یتیم یا خاکسار مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمیشہ فک رقاب کی فضیلت بیان فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک اعرابی حاضر ہُوا۔ اور اس نے کہا۔ یا رسُول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کوئی ایسا عمل بتایئے۔ جس سے میں جنت میں داخل ہو سکوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ غلام کو آزاد کرو۔ اور گردنوں کو غلامی سے چھڑاؤ:۔

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ من اعتق رقبة مسلمة كانت فكاكه من النار عضوا بعضو۔ یعنی جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا۔ اس کا عضو عضو غلام کے ہر عضو کے بدلے دوزخ سے بچایا جائے گا۔

امام زین العابدین کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے جب یہ حدیث سُنی۔ تو اسی وقت اپنے غلام مطرف کو جسے دس ہزار درم میں آپ نے خریدا تھا۔ بُلا کر آزاد کر دیا۔ غلاموں کو آزاد کرنے کے متعلق مسلمانوں کو تحریص و ترغیب دلانے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔ کہ جتنا زیادہ قیمتی غلام آزاد کیا جائے گا۔ اتنا ہی زیادہ ثواب ہوگا۔ چنانچہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے پوچھا۔ ای الرقاب افضل کیسے غلام کو آزاد کرنا افضل ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اغلاها ثمنا وانفسها عند اهلها۔ جس کی قیمت زیادہ ہو۔ اور جو مالک کو زیادہ پسند ہو۔

اسی طرح لونڈی کو عمدہ تربیت دے کر آزاد کرنے۔ اور اس کا نکاح کر دینے کو بڑی نیکی قرار دیا۔ چنانچہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من كانت له جارية ادبها واحسن تعليمها واعتقها وتزوجها كان له اجران۔ کہ جس نے اپنی لونڈی کو اچھی طرح تعلیم و تربیت دے کر آزاد کیا۔ اور پھر اسے اپنے نکاح میں لے آیا۔ اسے دوہرا ثواب ہوگا:۔

پھر مختلف گناہوں کے اسلام نے جو کفارے مقرر کئے ہیں۔ اُن میں بھی غلام آزاد کرنے کو بہترین کفارہ قرار دیا ہے:۔

غلاموں کے متعلق اسلام نے دُوسرا حکم یہ دیا ہے۔ کہ ان کے ساتھ حسن سلوک اور نرمی اور ملاطفت کی جائے۔ چنانچہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں اپنی امت کو جو وصیت فرمائی۔ اس میں پہلے نماز کی تاکید کی۔ اور اس کے بعد غلاموں سے حسن سلوک کی۔ ایک دفعہ حضرت ابوذر غفاری کو دیکھا گیا۔ کہ جو چادر وُہ اوڑھے ہُوئے ہیں۔ ویسی ہی چادر اُن کے غلام کے بدن پر بھی ہے۔ کسی شخص نے پوچھا۔ کہ اس کا کیا سبب ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک دفعہ میں نے ایک غلام کو گالی دی تھی۔ اس نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا کر شکایت کر دی۔ جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ناراض ہُوئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ ابوذر تم میں سے ابھی تک جاہلیت کی بُو نہیں گئی۔ ابو مسعُود انصاری کا بیان ہے۔ کہ ایک دفعہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا۔ یکایک میں نے سُنا۔ کہ پیچھے سے کوئی کہہ رہا ہے۔ اعلم ابا مسعود الله اقدر عليك منك عليه۔ یعنی اسے ابو مسعود! اللہ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے۔ جو تجھ کو اس غلام پر حاصل ہے۔ انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو وُہ آواز رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی۔ اور آپ ان کی طرف چلے آ رہے تھے انہوں نے آپ کو دیکھا۔ تو دل پر سخت رعب طاری ہو گیا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں اس غلام کو آزاد کرتا ہُوں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تُو اسے آزاد نہ کرتا تو آگ کے عذاب میں مبتلا ہو جاتا۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے پوچھا۔ کہ ہم کتنی مرتبہ اپنے غلام کو معاف کیا کریں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر وُہ روزانہ ستّر بار بھی قصُور کرے۔ تو اُسے معاف کئے جاؤ۔

سوید بن مقرن کا بیان ہے۔ کہ ہم سات بھائیوں کے پاس ایک غلام تھا۔ ہمارے چھوٹے بھائی نے اس کے مونہہ پر تھپڑ مار دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا۔ کہ اسے آزاد کر دو۔ انہی کا ایک لڑکا معاویہ نامی تھا۔ وُہ کہتا ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنے ہاں کے غلام کو تھپڑ مارا۔ والد کو خبر ہُوئی۔ تو انہوں نے ہم دونوں کو بُلایا۔ اور غلام سے کہا۔ کہ تو معاویہ سے بدلہ لے:۔

اسلام میں غلاموں کے مقام پر اس امر سے بھی روشنی پڑتی ہے کہ اسلامی قانون میں غلاموں کو ایسے وسیع حقوق دیئے گئے ہیں۔ جن سے وُہ آزادوں کے لگ بھگ پہونچ گئے ہیں۔ فوجداری قانون ان کو اسی طرح حفاظت کا مستحق قرار دیتا ہے جس طرح آزادوں کو۔ ان کا مال چرانے والا۔ ان کو قتل کرنے والا ان کی عورتوں کی آبرو ریزی کرنے والا۔ ان کو جسمانی نقصان پہونچانے والا۔ خواہ غلام ہو۔ یا آزاد ہر حالت میں اسے وُہی سزا دی جائے گی۔ جو آزاد لوگوں کے ساتھ ان جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے مقرر ہے۔ پھر قانون سے زیادہ اسلامی سوسائٹی میں ان کو مساوات کا درجہ حاصل ہے اور زندگی کے کسی شعبہ میں ان کی حیثیت آزادوں سے کم نہیں۔ علم سیاست مذہب معاشرت۔ غرض ہر شعبۂ زندگی میں ان کی ترقی کی راہیں ویسی ہی کھلی ہیں۔ جیسے اور لوگوں کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب کا اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ سے بیاہ کر کے جو نمونہ قائم فرمایا وُہ اپنی نظیر آپ ہے:۔

غرض غلاموں کے متعلق اسلام نے ترقی اور آزادی کے اس قدر مواقع رکھے ہیں کہ دعوے کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اسلام کے سوا کسی

اعتراضات کے جواب

دُنیا میں احمدیت کا غلبہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کہنے کو تو "علماء اسلام" میں سے ہیں۔ اور "سردار اہلحدیث" کہلاتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کی مخالفت کے جوش میں معمولی دیانتداری سے کہ جو عام دُنیادار لوگوں میں بھی پائی جانی ضروری ہے۔ اور جو انسانیت کا خاصہ سمجھی جاتی ہے کام نہیں لے سکتے۔ اور مختلف واقعات کو ملاکر ایک غلط واقعہ ظاہر کرکے لوگوں کو ایسا صریح دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ حیرت ہوتی ہے۔ غرض مولوی صاحب کے مضامین کو پڑھ کر یحرفون الکلم عن مواضعہ کی عملی تفسیر سامنے آجاتی ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اگر مدعیان علم وفضل اور مذہبی قائدین کی ایمانی اور اخلاقی حالت اس درجہ نہ گرتی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اسباب مکمل نہ ہوسکتے ؂

حال ہی میں مولوی صاحب موصوف کو ہمارے مطالبہ پر اپنے لئے کوئی جائے مفر نہ پاتے ہوئے صاف الفاظ میں یہ اقرار کرنا پڑا تھا۔ کہ

"ہم نہایت راستی سے اعتراف کرتے ہیں کہ اہلحدیث مورخہ ۱۳ جون میں ہم سے غلط مبحث ہوگیا۔ یعنی ۱۸۹۷ء اور ۱۸۹۹ء کے دو مختلف واقعات سہواً ہم سے ملادیئے گئے۔" (۱۸ جولائی)

مگر اس طرح پکڑے جانے اور اعتراف جرم پر مجبور ہونے کے باوجود آپ نے اپنے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اور واضح باتوں کو آگے پیچھے سے کاٹ کر غلط انداز میں پیش کرنے کا سلسلہ برابر جاری ہے ؂

آپ نے ۴ جولائی کے اہلحدیث میں لکھا تھا کہ "میاں محمود خلیفہ قادیان نے اپنے خطبہ جمعہ میں کہا تھا۔ کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) نے فرمایا ہے کہ اگر چالیس مومن مجھے مل جائیں تو میں دنیا کو فتح کرسکتا ہوں....

... پس خلیفہ قادیان چالیس مومنوں کو منتخب کرکے میدان جنگ میں پہونچ جائیں تو فتح یقینی ہے۔"

اس کے جواب میں "الفضل" ۱۱ جولائی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے یہ ثابت کیا گیا۔ کہ آپ نے جس فتح کا ذکر فرمایا ہے وہ روحانی فتح ہے ملکی اور سیاسی نہیں۔ اور کہ آپ نے کبھی ملکی فتوحات کی خواہش نہیں فرمائی۔ نہ ہی اپنا مشن دنیوی حکومت وسلطنت کا حصول بیان فرمایا ہے۔ اس پر جناب مولوی صاحب نے ۲۵ جولائی اور یکم اگست کے پرچوں میں پھر اظہار خیال کیا ہے۔ پہلے مضمون میں تو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک حوالہ پیش کیا ہے۔ جس میں حضور نے جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا ہے۔

"اللہ تعالےٰ کے پیارے ابتدائی حالت میں ہمیشہ کانٹوں پر سے گزرتے ہیں اور اگر تم بھی اللہ کے پیارے ہو تو اسوقت تک کہ تمہاری بادشاہت نہ قائم ہوجائے۔ تمہارے راستہ سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہوسکتے۔"

دوسرے پرچہ میں مولوی صاحب نے حضور کے مندرجہ ذیل الفاظ پیش کئے ہیں۔ (احمدیت کے مقابلہ میں) "اگر انگریز۔ جرمن۔ امریکن۔ فرانسیسی سب مل جائیں تو بھی جس طرح مچھر مسلا جاتا ہے۔ اسی طرح مسلے جائیں گے۔ اور ساری قومیں احمدیت کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی" (الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۳۲ء)

یہ دو حوالے مولوی صاحب نے اس بات کی تائید میں پیش کئے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ جس ترقی اور جس غلبہ کے حصول کا دعوےٰ کرتی ہے وہ ملکی سیاسی۔ اور مادی غلبہ ہے روحانی نہیں۔ لیکن اس کے متعلق کسی لمبی چوڑی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ ہم یہ دونوں حوالے تھوڑے سے سیاق وسباق کو شامل کرکے پیش کردیتے ہیں۔ اسی سے ہر منصف مزاج پر واضح ہوجائیگا کہ ان سے مولوی صاحب کا پیش کردہ نظریہ ثابت ہوتا ہے۔ یا ہمارے دعوےٰ کی تائید ہوتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں "میں دیکھتا ہوں کہ بار بار توجہ دلانے کے باوجود جماعت تبلیغ کی طرف اس قدر توجہ نہیں دے رہی۔ جتنی دینی چاہیئے میں نے بار بار توجہ دلائی ہے۔ کہ اپنی پوری طاقت سے تبلیغ کرو۔ اور لوگوں تک احمدیت کو پہونچاؤ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ کچھ دوست ہیں جو اس طرف توجہ کرتے ہیں۔ لیکن باقی رات دن اس سے غافل رہتے تھے۔ ہفتوں کے بعد ہفتے مہینوں کے بعد مہینے بلکہ سالوں کے بعد سال گزر جاتے ہیں۔ لیکن انکے ذریعہ کسی کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔ ان کی سستی کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کے لئے چند ایک ابتلاء پیدا کئے ہیں۔ تاکہ اگر جماعت کے دوست دوسروں کی ہدایت کے لئے احمدیت کو نہیں پھیلاتے تو یہ سمجھ کر کہ ساری دُنیا ہماری دشمن ہے۔ اور جب تک ہم ساری دنیا کو احمدیت میں داخل نہ کرلیں۔ ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اور کبھی چین سے زندگی بسر نہیں کرسکتے۔ تبلیغ کی طرف متوجہ ہوں.......... ان ابتلاؤں کے ذریعہ اللہ تعالےٰ ہمیں متوجہ کرتا ہے۔ کہ اگر اسلام کے لئے احمدیت کی محبت کے لئے ہم احمدیت کو نہیں پھیلاتے تو یہی سمجھ کر اسے پھیلانے میں لگ جائیں کہ ہمارا اور ہماری اولاد کا امن وامان اور آسائش احمدیت کی اشاعت سے ہی وابستہ ہے۔"

اس کے بعد حضور نے ہندوستان میں انقلاب کے آثار کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا "اللہ تعالےٰ کے پیارے ابتدائی حالت میں ہمیشہ کانٹوں پر سے ہی گزرتے ہیں۔ اور اگر تم بھی اللہ تعالےٰ کے پیارے ہو۔ تو اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت نہ قائم ہوجائے۔ تمہارے راستہ سے یہ کانٹے ہرگز دُور نہیں ہوسکتے۔ اور تمہیں کبھی بھی امن وامان حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور اگر آج کسی وجہ سے سکھ ہے۔ تو کل یقیناً پھر دکھ کی حالت ہوجائے گی۔ انگریزی حکومت پر ہمیں ایک حد تک حسن ظن ہے لیکن اگر احمدیت سرعت کے ساتھ ترقی کرنے لگ جائے۔ تو یہ حکومت بھی تم سے وہی سلوک کرنے لگے گی جو دوسری قومیں کررہی ہیں۔ اس لئے جب تک تمام دنیا کے لوگوں کے اندر احمدیت کو نہ پھیلائیں۔ اور ان کے نفوس میں نیک تبدیلی نہ پیدا کریں۔ اس وقت تک ہمیں حقیقی امن نصیب نہیں ہوسکتا۔"

آخر میں حضور فرماتے ہیں۔

"پس میں اس موقعہ پر کہ مختلف جماعتوں کے نمائندے یہاں موجود ہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ واپس جاکر تبلیغ کے پہلو کو جلد از جلد مضبوط کرنے کی کوشش کریں اور دیوانہ وار اس کام میں لگ جائیں۔" (الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء)

ہر منصف مزاج انسان سے درخواست ہے۔ کہ اس اقتباس کو پڑھنے کے بعد فیصلہ دے۔ کہ کیا اس میں دنیوی بادشاہت کے حصول کی تلقین کی گئی ہے۔ یا "تبلیغ احمدیت کی تاکید۔ اور "دُنیا کے لوگوں کے اندر احمدیت کو پھیلانے اور ان کے نفوس میں نیک تبدیلی پیدا کرنے کی" تلقین۔ ہاں اس سے ہمیں بھی انکار نہیں کہ دنیا میں احمدیت کے غلبہ کی صورت میں لازماً حکومتیں بھی احمدی ہوں گی۔ اور بادشاہ و وزراء بھی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا مطمح نظر اور منزل مقصود حصول بادشاہت ہے۔ جماعت کا مشن تبلیغ واشاعت احمدیت ہی ہے حصولِ بادشاہت اور غلبہ اس کا ایک نتیجہ ہوسکتا ہے۔ اسے اصل مقصود نہیں کہا جاسکتا ہے۔

دوسرا حوالہ جو مولوی صاحب نے پیش کیا ہے۔ وہ سیاق وسباق کے ساتھ اس طرح ہے۔

"ایک احرار کا گروہ پیدا ہوگیا ہے جو ہر وقت احمدیت کی مخالفت کررہا ہے........ ان لوگوں نے سخت مخالفت شروع کردی ہے .... کہا جاتا ہے کہ ہم قادیان میں جھنڈے لے جائیں گے۔ کسی نے کہا ہے۔ کہ ایاز قدر خود بشناس ہم ان سے کہتے ہیں۔ تم کیا اگر تم دُنیا کی ساری حکومتوں اور ساری قوموں کو بُلاکر بھی اپنے ساتھ لے آؤ۔ پھر بھی تم جیت جاؤ۔ تو ہم جھوٹے۔ اگر ان لوگوں نے ایسا کیا۔ تو انہیں معلوم ہوجائے گا۔ کہ

کہ وہ کس چیز سے ٹکراتے ہیں۔ اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا تو چکنا چور ہو جائیں گے اور اگر ہم نے ان پر حملہ کیا۔ تو بھی وہ چکنا چور ہو جائیں گے۔ یہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ اور یہ اس کی مشیت اور ارادہ ہے۔ کہ اسے کامیاب کرے اس کے خلاف کوئی انسانی طاقت کچھ نہیں کر سکتی۔ بے شک ہم کمزور ہیں۔ ضعیف ہیں۔ اس کا ہمیں اقرار ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ پر ہمیں یقین ہے اور اس کے متعلق ہم کوئی ضعف نہیں دکھا سکتے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کو کچل دیں گے۔ مگر یہ ضرور یقیناً اور حتمی طور پر کہتے ہیں کہ خدا ان کو کچل دے گا۔ خواہ وہ کتنی بڑی فوجوں کے ساتھ ہمارے خلاف کھڑے ہوں۔ ہم پر غالب آنے کا خیال ان کا محض وہم و گمان ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک کو قتل کر دیں۔ پھر قتل کر کے جلا دیں۔ اور پھر راکھ کو اڑا دیں۔ تو بھی دنیا میں احمدیت قائم رہے گی۔ ہر قوم۔ ہر ملک اور ہر براعظم میں پھیلے گی۔ اور ساری دنیا میں احمدیت ہی احمدیت نظر آئے گی۔ یہ خدا کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اس کے خلاف جو زبان دراز ہو گی وہ زبان کاٹی جائے گی۔ جو ہاتھ اٹھے گا۔ وہ ہاتھ گرایا جائیگا۔ جو آواز بلند ہو گی۔ وہ آواز بند کی جائے گی۔ جو قدم اٹھے گا۔ وہ قدم کاٹا جائے گا۔ اگر جرمن۔ امریکن۔ فرانسیسی سب مل جائیں۔ تو بھی جس طرح مچھر مسلا جاتا ہے اسی طرح مسلے جائیں گے۔ اور ساری قومیں احمدیت کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی"۔

قارئین انصاف سے بتائیں۔ کہ کیا ان سطور سے وہ مفہوم کسی طرح بھی ظاہر ہوتا ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے پیش کرنا چاہا ہے۔ مولوی صاحب نے اسے "ایک بہت بڑا دعویٰ" بتایا ہے۔ اور اسے بھی اس بات کی تائید میں پیش کیا ہے کہ گویا ہم لوگ دنیا میں مادی طاقت و قوت کے لئے سرگرم کار ہیں۔ لیکن اس سے میں نہ تو کوئی چھوٹا یا بڑا دعوے ہے۔ اور نہ کوئی اور قابل اعتراض بات۔ یہ تو احمدیت کے منجانب اللہ ہونے پر ایک زبردست اور محکم ایمان کا اظہار ہے وبس۔ مولوی صاحب نے چند ایک الفاظ کو آگے پیچھے سے کاٹ کر اس سے ایک بالکل غلط اور بالکل خلاف واقعہ مطلب لینے کی کوشش کی ہے۔ جو بالکل خلاف دیانت فعل ہے ؎

مولوی جلال الدین صاحب شمس کا پیغام

بی بی سی کے انڈین سیکشن نے جو یہ مفید سلسلہ پیغام رسانی ہر بدھ وہفتہ کو ۱/۲ - ۶ اور ۱۹ میٹر پر جاری کر رکھا ہے اس کے لئے وہ بہت بہت شکریے کے مستحق ہیں۔ خصوصاً ان دنوں میں یہ بے مزد خدمت زیادہ قابل قدر ہے۔ جبکہ ڈاک اور تار کے سر رشتے بوجہ رستوں کے مخدوش ہونے کے معمول کے مطابق کام نہیں کر سکتے۔ نیز اس طریق سے اصل آواز سننے والوں تک پہونچتی ہے۔ اور یہ فوجی سپاہیوں کے رشتہ داروں کے لئے تو نہایت ہی اطمینان کا موجب ہے۔ چونکہ پیغام دینے والے بہت سے ہندوستانی ہوتے ہیں۔ اور وقت صرف چھ سات منٹ۔ اس لئے ہر ایک شخص کو صرف ایک آدھ منٹ ہی بولنے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بھی اس سے دو تین بار فائدہ اٹھا کر ہمیں جو ان کی خیر و عافیت کے روز و شب دعا گو ہیں ممنون فرمایا۔

حال کے براڈ کاسٹ میں جو بہت جلد جلد پڑھا۔ آپ نے اپنے والد ماجد کی وفات پر ہمدردی کرنے۔ اور تعزیت نامے بھیجنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ علی الخصوص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ رب العالمین کے تار و نوازش نامہ کے علاوہ محترمہ سیدہ ام طاہر و مولانا شیر علی صاحب۔ جناب درد صاحب۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی عزا پرسی اقدسکین دہی پر بعد سلام و استدعاء دعا اظہار اطمینان کیا۔ اور مولوی قمر الدین صاحب کے خطوط کی رسید دیتے ہوئے اپنی والدہ صاحبہ کے صبر و سکون کی خبر سن کر طمانیت ظاہر کی۔ آخر میں تمام احباب جماعت کو السلام علیکم دیا۔ اور اپنے اور جماعت احمدیہ انگلستان کی خیر و عافیت کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ ابتداء میں جب اعلان ہوا تھا۔ کہ انگلستان میں مقیم متوسلین کا پتہ ہمیں دیا جائے۔ تا انہیں ریڈیو سٹیشن پر آنے کی دعوت دی جا سکے۔ تو میں نے مولوی صاحب کا پتہ دیا تھا۔ اور ان کو بھی خط لکھا تھا۔ مگر میرا خیال ہے کہ محترم مولوی صاحب نے بی بی سی انڈین سیکشن کے کار پردازوں سے اپنا پورا تعارف نہیں کرایا۔ اور ان کو یہ علم نہیں کہ آپ فلسطین و مصر و عراق میں برسوں رہ چکے ہیں۔ اور عربی زبان نہایت خوبی سے بول سکتے ہیں۔ ورنہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق ان کی خدمات سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ مولوی صاحب برطانیہ و ہندوستان اور برطانیہ و عراق و ملحقاتہا کے روابط مستحکم کرنے اور اپنے سامعین کو جنگ میں برطانیہ کو زیادہ سے زیادہ مدد دینے کے لئے مذہبی و سیاسی رنگ میں نہایت عمدگی سے پرجوش تحریک کر سکتے ہیں۔ اور بہترین مشوروں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جانبین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

ابتداء میں جب برلن کے نشریات کی طرف لوگوں کی توجہ بڑھ رہی تھی۔ تو میں نے آل انڈیا ریڈیو دہلی اور پھر اس کے ذریعہ بی بی سی پر بہت زور دیا تھا۔ کہ لنڈن سے ہندوستانی زبان میں خبروں کا سلسلہ شروع کیا جانا چاہیئے۔ اور لوگوں نے بھی لکھا ہو گا۔ اور خود گورنمنٹ میں بھی یہ زیر تجویز ہو گا۔ چنانچہ اس کے قریباً دو ماہ بعد یہ سلسلہ جاری ہو گیا۔ اور موجودہ انچارج جناب بخاری صاحب نے اس کو خوب رونق دی۔ میری یہ بھی خواہش تھی کہ اس کا وقت ۸ ۱/۲ بجے کے بعد ہو۔ تاکہ برلن کے کذبات کی فوری تردید ہو سکے۔ مگر اس کا جواب مجھے یہ ملا تھا کہ اس کے لئے حالات سازگار نہیں۔ آخر میں میں اپنے وہ چند اشعار نقل کرتا ہوں۔ جو میں نے مولوی شمس صاحب کے والد صاحب کی وفات پر اپنی ایک نظم میں ایزاد کئے تھے اور ایک غلط فہمی میں نظر سے اوجھل رہنے کی وجہ سے الفضل میں چھپنے سے رہ گئے تھے ؎

جلال الدین شمس سیکھواں کے والد ماجد\
جدا ہم سے ہوئے۔ طرح حیات جاوداں رکھدی\
مسیح و مہدی دوراں کے اصحاب کبار افسوس\
ہوئے جاتے ہیں رخصت ہاتھ سے گویا عناں رکھدی\
عمارت اب بنالیں اس پر آ نیوالے ہم نے تو\
وفا و عزم کی بنیاد زیر آسماں رکھدی\
سلامت ساقی وحدت کہ جس کے عقد ہمت سے\
جوانوں نے جبین صدق پیش دلستاں رکھدی\
عطا فرمایا دل معمور الفت حق سے اکمل کو\
تو منہ میں حمد کی خاطر زبان رفشاں رکھدی

اکمل عفا اللہ عنہ

ایک ضروری اعلان

جملہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعتہائے صوبہ سرحد کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ہر مہینے کی دس تاریخ کو اپنے حلقے کی ماہواری رپورٹ کی ایک کاپی مجھے ارسال فرمایا کریں۔ تاکہ میں ان کے کام کی نگرانی کر سکوں۔ اور مناسب ہدایات دے سکوں۔ اگر کسی جگہ ابھی تک کوئی سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر نہیں ہوا۔ تو جلد از جلد تقرر کر کے منتخب شدہ سیکرٹری صاحب سے یہ اعلان نوٹ کرا دیا جائے۔

المعلن۔ خاکسار محمد الطاف سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعتہائے صوبہ سرحد کلرک محکمہ پی ڈبلیو ڈی صوابی ڈویژن مردان۔

تبلیغ بیرونِ ہند

لیگوس (مغربی افریقہ) میں سیرۃ النبی کا شاندار جلسہ

لیگوس (مغربی افریقہ) کی جماعت کی مرکزیہ کوشش اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ (ماہ احسان) میں دس نفوس بیعت کر کے شامل سلسلہ ہوئے۔ یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دیر سے اطلاع ملنے کے باعث یہ دن ۲۰ رحسان کو منایا گیا۔ The Glover Memorial Hall میں جو اس جگہ سب سے بڑا ہال ہے۔ جلسہ زیر صدارت جناب ایچ۔ ایس۔ اے ٹامس۔ ایم۔ ایل۔ سی صاحب جو کہ ریٹائرڈ سول سرونٹ ہیں منعقد ہوا۔ لوگ وقت مقررہ سے پیشتر ہی اس قدر تعداد میں پہنچ گئے۔ کہ ہال اور گیلریاں کھچا کھچ بھر گئیں۔ سب سے پہلے خاکسار نے جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی اور ضمناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بعض اعتراضات کے جوابات بھی دیئے۔ اس کے بعد صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ میں بوجہ عیسائی اور مسیحی مدرسوں میں تعلیم پانے کے اسلام اور بانی اسلام سے بہت بدظن ہو چکا تھا۔ لیکن جب اسلامی ریویو کے بعض پرچے اور مسٹر ٹامس کی کتاب "ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ" پڑھی تو مجھے اپنے خیالات تبدیل کرنے پڑے۔ اور اس وقت سے میں بانیٔ اسلام کا بہت مداح ہوں۔ نیز کارلائل کی کتاب کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مس ایچ۔ ایم ڈگلس ایم۔ بی۔ سی نے جو کہ ایک ویسٹ انڈین خاتون ہیں۔ مگر زیادہ تر انگلینڈ میں تعلیم و تربیت حاصل کرنے کی وجہ سے لمبا عرصہ سے سوشل امور میں حصہ لینے کی وجہ سے ایم۔ بی۔ سی کا خطاب حاصل کیا ہے اور آپ نے لیگوس ٹاؤن کونسل کی پہلی ممبر عورت منتخب ہوئیں اس ملک کے دو اخباروں کے ایڈیٹوریل سٹاف میں بھی رہ چکی ہیں۔ انہوں نے اسلامی دنیا میں نامعلوم طاقت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مختلف ممالک میں مسلمان عورتوں کی اعلیٰ حیثیت اور قابلیت کو بیان کیا۔ اس کے بعد مسٹر ٹی۔ اے۔ اوڈوری ایف۔ ایس۔ سی۔ جو کہ سکول آف فارمیسی میں لیکچرار ہیں نے "موجودہ سائنس کی روح" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اسلام میں علوم کی ترقی پر عمدہ رنگ میں بیان کیا۔ ان کی اس تقریر کے بعد ان میں یہ تبدیلی ہے کہ اب وہ اسلام کے مدح خوانوں میں شامل ہو گئے ہیں۔

تیسرا لیکچر مسٹر ہربرٹ میکالے ایف۔ آر۔ جی۔ ایس۔ سی۔ ای۔ صاحب نے جو اس جگہ کے اولین پولیٹیکل لیڈروں میں سے شمار کئے جاتے ہیں اور اپنے آپ کو نائیجیرین گاندھی کہتے ہیں۔ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت ایک تمدنی مصلح کے" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ سامعین کو محظوظ فرمایا دوران لیکچر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت تعریف کی اور عیسائی مصنفین کے بیہودہ اعتراضات کے متعلق نفرت اور حقارت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی تردید کی۔

خاکسار۔ فضل الرحمٰن حکیم

ٹبورا (مشرقی افریقہ) میں احمدیت کی تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں پندرھویں سے سترھویں پارہ تک سواحیلی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا گیا۔ اور گذشتہ ترجمہ کا بیشتر حصہ ٹائپ کر کے نظر ثانی کے بعد تصحیح زبان کے لئے دیا گیا۔ دو تفصیلی مضمون سواحیلی زبان میں "مسئلہ جہاد کی حقیقت" اور اجرائے نبوت کے متعلق لکھے بعض سوالات کے جوابات سواحیلی زبان میں لکھے۔ ایک مفصل مضمون کہ قرآن مجید منسوخ ہو چکا ہے کے عنوان پر لکھا۔ اس عرصہ میں تین خطبات ٹبورا میں "اشاعت تبلیغ کی اہمیت" اور "حقیقت جہاد" پر پڑھے اور ایک خطبہ ... میں اطاعت کا مادہ پیدا کرنے کے متعلق پڑھا۔ حضرت امیر المومنین کے تازہ خطبہ کا ترجمہ سنایا۔ نماز قبلہ رو ہو کر پڑھنے کی فلاسفی بتائی گئی۔ درس تدریس کا سلسلہ افریقن احمدیوں میں سواحیلی میں انڈین کے لئے اردو میں اور مستورات کے لئے ہفتہ میں دو دن متواتر ہوتا رہا۔

یوم التبلیغ کی اطلاع دیر سے ملنے کے باعث بجائے ۸ رجون کے ۱۵ رجون کو منایا گیا۔ احباب نے سترہ وفود میں منقسم ہو کر پچیس علقوں میں کام کیا۔ گھر دار آٹھ سو چوالیس آدمیوں کو تبلیغ کی مناسب لٹریچر سواحیلی اور گجراتی زبان میں سمجھدار اور غلیم دوست طبقہ میں تقسیم کیا گیا۔ الغرض یوم التبلیغ بڑی شان کے ساتھ منایا گیا۔ تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ہر جمعہ کو افریقن عورتوں کی میٹنگ ہوتی ہے جس میں شیخ صالح صاحب افریقن مبلغ ضروری اسلامی مسائل سے آگاہ کرتے ہیں۔ اس عرصہ میں گورنمنٹ سکول میں چار مرتبہ گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جو طلبا ہم سے پڑھتے ہیں۔ انہوں نے باقاعدہ پانچ وقت نماز ادا کرنی شروع کر دی ہے۔ بلکہ دو تہجد گذار بھی ہیں۔ غالباً یہ پہلے افریقی تہجد گذار ہیں تیمیوں کو چار دفعہ پڑھا گیا۔

۱۹ رجون کو خاکسار دو نوجوانوں کے ہمراہ بذریعہ موٹر Skenke gold mine جانے کے لئے روانہ ہوا جو ٹبورا سے ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ راستہ میں ہم Ndala رومن کیتھولک مشن کے انچارج سے ملے اور مسیح کے ابن اللہ ہونے اور اس کی آمد ثانی کے متعلق گفتگو کی۔ انڈین و افریقن لوگوں میں سواحیلی اور گجراتی زبان میں لٹریچر تقسیم کیا۔ راستہ چونکہ دشوار گذار جنگلوں سے گذرتا ہے شام کے قریب ہم راستہ بھول کر ایک گھنٹہ کے قریب بھٹکتے رہے ناچار رات موٹر میں ہی ایک چھوٹی سی پہاڑی پر گذاری اور اگلی صبح کو دو تین گھنٹے ادھر ادھر تلاش کرنے کے بعد راستہ مل گیا۔ اور ہم منزل مقصود پر پہنچے وہاں تبلیغ کی اور مناسب لٹریچر تقسیم کیا۔

پر اونشل کمشنر صاحب سے مل کر اور خط و کتابت کے ذریعہ نئی جگہ مسجد بنانے کے لئے تجویز کی گئی۔ ترجانہ کے آخری فیصلہ کے لئے یہ معاملہ گورنمنٹ کے پاس جا چکا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں بہتر صورت پیدا کرے اور ہمیں جلد از جلد تعمیر مسجد کی توفیق عطا فرمائے۔

شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ

کلکتہ میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

۳ ر اگست کو بر مکان جناب مولوی حسام الدین حیدر صاحب امیر جماعت احمدیہ زیر صدارت جناب محترمہ اہلیہ صاحبہ ذوالفقار حسین صاحب احمدی خواتین کا جلسہ منعقد ہوا جس میں کلکتہ کے مختلف مقامات سے احمدی خواتین جمع ہوئیں۔ جناب امیر صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے جلسہ گاہ کا انتظام احسن طور پر کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد صدر صاحبہ نے اس جلسہ اور لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ایک مضمون سنایا جس میں احمدی بیگمات کے متحد اور منظم ہونے کے فوائد اور خدمت دین کی ضرورت اور اعمال صالحہ کی بجا آوری سے آگاہ کیا اور موجودہ زمانہ کے زہریلے اثرات سے بچنے کی نصائح کیں۔ ان کے بعد محترمہ مبارکہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ محمد اسحٰق خان صاحب نے عملی پروگرام پیش کرتے ہوئے تقریر کی۔ پھر اہلیہ صاحبہ اکبر خان صاحب اصغر نے لکھا ہوا مضمون سنایا۔ تقاریر کے بعد صدر صاحبہ نے سب سے مشورہ لے کر عہدیداروں کا انتخاب کیا۔ مبارکہ خانم صاحبہ اہلیہ اکبر خان صاحب اصغر صدر لجنہ اور عاجزہ (اہلیہ صباح الدین حیدر صاحب) باتفاق رائے سکرٹری منتخب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت دین کی توفیق بخشے۔ سب خواتین نے لجنہ کی باقاعدہ ممبر بننے اور آٹھ آٹھ آنہ ماہوار چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ آخر میں یہ عاجزہ جناب صدر صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ محمد اسحٰق خان صاحب کی بہت بہت شکر گذار ہے۔ کہ انہوں نے باوجود مہمان ہونے کے کافی محنت کر کے ہماری راہنمائی کی اور جلسہ ہذا کو کامیاب بنایا۔ پھر میں جناب مولوی قریشی محمد حنیف صاحب قمر سکرٹری تعلیم و تربیت کی بھی ممنون ہوں۔ کہ جنہوں نے قریباً ایک ہفتہ کی شبانہ روز جد و جہد کے بعد احمدی خواتین کو ایک جگہ جمع کر کے منظم ہونے کا موقع دیا۔

(نور جہاں شاہدی)

دارالشکر کمیٹی کا اعلان

ممبران دارالشکر کمیٹی میں سے وہ احباب جن کے نام قطعات اراضی نامزد ہو چکے تھے۔ اور بقایا دار ہو گئے تھے۔ اِن کا معاملہ دارالشکر کمیٹی کی مجلس عاملہ میں پیش کیا گیا۔ مجلس مذکور نے بذریعہ ریزولیشن $\frac{۱۷۳}{3/5/40}$ ایسے احباب کو نوٹس جاری کرنے کی ہدایت کی۔ اس پر بعض احباب نے بقائے صاف کر دیئے۔ اور بعض نے بذریعہ اقساط ادائیگی شروع کر دی۔ مگر بعض ممبران نے خاموشی اختیار کی۔ چنانچہ پھر یہ معاملہ دوبارہ مجلس عاملہ میں پیش ہوا۔ اور مجلس مذکور نے بحوالہ ریزولیشن $\frac{۲۱۶}{۱۸/۱۲/۴۰}$ فیصلہ کیا۔ کہ جن اصحاب نے باوجود نوٹس وصول کرنے کے جواب تک نہیں دیا۔ یا جنہوں نے خاطر خواہ فیصلہ دارالشکر کمیٹی کے ساتھ نہیں کیا۔ ان کے نام مکرر رجسٹری نوٹس جاری کئے جاویں۔ اور اخبار الفضل میں بھی اعلان کر دیا جاوے۔ کہ اگر ۲۰ جنوری ۴۱ء تک ان کی طرف سے خاطر خواہ جواب نہ آیا۔ تو ان کے نام جو قطعات اراضی نامزد ہیں۔ ان کو ضبط کر لیا جاوے گا۔ بعد ازاں یہ معاملہ اجلاس عام مورخہ $\frac{۱۲}{۴۰}$ ۲۸ میں پیش کیا گیا۔ اجلاس عام نے بھی مندرجہ بالا فیصلہ سے اتفاق کیا۔ چنانچہ کئی مواقع دینے کے بعد مجلس عاملہ نے بحوالہ ریزولیشن $\frac{۲۴۳}{۲۲/۴/۴۱}$ مندرجہ ذیل ممبران کے نام کے قطعات اراضی منسوخ کر دینے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ لہٰذا اجملہ ممبران کی آگاہی کے لئے اعلان عام کیا جاتا ہے۔ نیز دیگر ممبران جنہوں نے بقایا جات کی ادائیگی کے سلئے وعدے کئے ہیں۔ وہ بھی بقائے جلد صاف کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جن ممبران کے قطعات اراضی منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب محلہ دارالعلوم قادیان قطعہ اراضی ۶۶
(۲) میاں عصمت اللہ صاحب ایڈیٹر لائل گزٹ سرگودہا و ماسٹر عزیز حسین صاحب انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ہاگینپور قطعہ اراضی ۵۴
(۳) شیخ عبدالرشید صاحب جاڈہ امرتسر قطعہ اراضی ۶۸
(۴) عائشہ خاتون صاحبہ اہلیہ میاں محمد یعقوب صاحب انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز حصار قطعہ اراضی ۳۲۹
(۵) مولوی محمد عبدالحفیظ صاحب کلکتہ قطعہ اراضی ۱۵ و ۱۶
(۶) چوہدری دوست محمد خان صاحب احمدی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ہائی سکول جہلم قطعہ اراضی ۳۲
(۷) میر محمد عبداللہ صاحب سرائے عالمگیر گجرات پنجاب قطعہ اراضی ۴۳
(۸) ملک ولایت خان صاحب ریحان سب انسپکٹر زمینداره بنک جلالپور جٹاں قطعہ اراضی ۶۰

مجرّب اور خالص ادویہ

تریاق کبیر

یہ گھر کا ڈاکٹر ہے۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ دانت کی درد۔ گلے کی درد۔ سینے کی درد۔ اسہال۔ سوء ہضم۔ وغیرہ کے مریضان کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ کاٹے کو۔ ان کے زخموں کیلئے یہ تریاق ہے۔ عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور بڑے امراض میں ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے۔ اس کا ہر گھر میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۸؍ درمیانی شیشی ۱۲؍ بڑی شیشی ۱؍۸

اسکے مفید ہونیکے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں

مکرمی محترمی جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے تریاق کبیر کو خود بھی استعمال کیا ہے۔ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی استعمال کرایا ہے۔ میں نے اس کو بہت مفید فائدہ پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موجد کو دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ رہتک گوہانہ سیکشن کے بند ہو جانے کی وجہ سے ۱۶ اگست ۱۹۴۱ء سے گوہانہ۔ پانی پت اور جیند کے درمیان ۳۴۷ و ۳۴۹ اپ، ۳۴۸ اور ۳۵۰ ڈاؤن ٹرینیں حسب ذیل نو ترمیم اوقات کے مطابق چلیں گی۔

۳۴۸ ڈاؤن	۳۵۰ ڈاؤن		۳۴۷ اپ		۳۴۹ اپ
۵—۵۵	۱۰—۱۳	روانگی جیند	آمد	۲۵—۱۲	۳۰—۲۱
۸—۴۵	۱۶—۲۵	آمد پانی پت	روانگی	۳۰—۹	۲۵—۱۸
۱۳—۴۰	۵—۱۰	روانگی پانی پت	آمد	۵—۹	۴۰—۱۷
۱۵—۱۰	۶—۴۰	آمد گوہانہ	روانگی	۳۵—۷	۱۰—۱۶

درمیانی اسٹیشنوں کے اوقات کے متعلق سٹیشن ماسٹروں کی طرف رجوع کریں۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

احباب وی پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں

حسب اعلانات سابقہ گیارہ (۱۱) اگست ۴۱ء کو وی۔ پی ڈاکخانہ میں دے دیئے جائیں گے۔ جن احباب کی طرف سے چندہ وصول ہو چکا ہے یا جن کی طرف سے ادائیگی کے متعلق اطلاع آچکی ہے۔ اُن کے وی۔ پی روک لئے گئے ہیں۔ باقی سب احباب کا جنہیں وی پی پہنچیں۔ فرض ہوگا۔ کہ انہیں وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

"منیجر"

الفضل کا خطبہ نمبر

اخباری کاغذ کی ہوشربا گرانی کے ایام میں "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اب کسی غریب سے غریب احمدی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

"منیجر"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۸ اگست امریکن کمک کا ایک اور قافلہ بسلامت آئس لینڈ پہنچ گیا ہے مسٹر روزویلٹ ان دنوں بحری سیاحت کر رہے ہیں۔ اگلے ہفتہ تک امید ہے واپس پہنچ جائیں گے۔

لنڈن ۸ اگست شام سے خبر آئی ہے کہ وہاں قریباً سوا سو آدمی روزانہ آزاد فرانسیسی فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں صلح کے بعد پہلے دو ہفتوں میں دو ہزار دشمی کے فوجی آزاد فوج میں شامل ہوئے

انقرہ ۸ اگست مشرقی بحیرہ روم میں جرمنی اور اٹلی کے چار جہازوں پر تارپیڈو مارے گئے جن میں سے دو ڈوب گئے۔ لنڈن میں ابھی اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔

لنڈن ۸ اگست جرمن فوجوں نے بلیک سی کی بندرگاہ اڈلیا پر جو نیا حملہ کیا ہے۔ وہ کافی خطرناک ہوتا جا رہا ہے اگر جرمن کچھ اور آگے بڑھ گئے۔ تو اس لائن کو روک دیں گے۔ جو کیف کو اڈیسہ سے ملاتی ہے۔ اور روسی فوجوں کو کمک نہ پہنچ سکے گی۔

ماسکو ۸ اگست آج کے روسی اعلان میں کیا گیا ہے کہ گذشتہ بارہ گھنٹہ میں لڑائی کی حالت میں کوئی ادل بدل نہیں ہوا۔ روسی فوجیں سمالنسک اور اسٹونیا کے محاذ پر برابر ڈٹی ہوئی ہیں کسی دوسرے محاذ پر کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہوا۔

لنڈن ۸ اگست سائیگان کے برطانی باشندے سوموار کو سنگاپور چلے جائیں گے۔ انہیں اس کے متعلق کوئی ہدایت نہیں دی گئی۔ ہالینڈ کے جو لوگ جاپان کے مقبوضہ چین میں بستے ہیں۔ انہیں وہاں سے نکل جانے کی ہدایت دی گئی ہے۔

لنڈن ۸ اگست چین گورنمنٹ نے برما سے ملحقہ چینی صوبہ میں ایسے انتظامات کر لئے ہیں۔ کہ اگر جاپان نے برما روڈ کو روکنے کی کوشش کی۔ تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جا سکے گا۔

لنڈن ۸ اگست مشرقی ایشیاء کے سلسلہ میں جاپانی لوگوں کو بھڑکانے کے لئے جاپانی پریس اور ریڈیو بہت کوشش کر رہا ہے۔ دفتر خارجہ نے اخبار نے لکھا ہے۔ کہ جمہوری ممالک تھائی لینڈ پر قبضہ کر کے جاپان کو گھیرنا چاہتے ہیں۔ ڈچ ایسٹ انڈیز کے بارہ میں ان کے ارادے خطرناک ہیں۔ اور امریکہ بلیویا کے معاملہ میں دخل دینا چاہتا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سیام کی مشرقی سرحد پر فوجیں اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ سیام پر جاپان تین دن کے اندر اندر حملہ کر دے گا۔ بنکاک ریڈیو نے کہا۔ کہ اگر سیام پر قبضہ کی کوشش کی گئی۔ تو سیامی بھگوڑے نہیں بنیں گے۔ اور اپنی آزادی کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔

لنڈن ۸ اگست آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے آج ایک تقریر میں کہا۔ کہ مشرقی ایشیاء کی حالت بہت نازک ہوتی جا رہی ہے آسٹریلیا کی تاریخ میں پہلے ایسی نازک گھڑی کبھی نہیں آئی۔

نیویارک ۷ اگست امریکن اخبار یہ تجویز پیش کر رہے ہیں کہ برطانیہ روس کے ساتھ مل کر شمال میں جرمنی کے کسی علاقہ پر حملہ کر دے۔ وہ لکھتے ہیں۔ گو اس اقدام میں خطرات بہت ہیں۔ مگر برطانی افواج اس مہم کے لئے کافی طاقتور ہیں

روم ۷ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسولینی کا بڑا لڑکا برونو مسولینی افریقہ میں ایک ہوائی حادثہ کے نتیجہ میں ہلاک ہو گیا ہے۔

بنکاک ۷ اگست تھائی لینڈ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ یہ ملک کافی طاقتور ہے۔ اور اس امر کا محتاج نہیں کہ کوئی دوسرا آکر اس کی حفاظت کرے اس کا معاملہ ہند چینی سے بالکل مختلف ہے برطانیہ اور جاپان دونو پر اسے اعتماد ہے۔ اور وہ دونو نے اس کی سلامتی کا احترام کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

لزبن ۷ اگست مسٹر ڈف کوپر ایک خاص مشن پر نیو یارک جاتے ہوئے یہاں ٹھیرے اور ایک انٹرویو میں کہا۔ گو اس وقت برطانیہ پر جرمنی کے ہوائی حملے سست ہیں۔ مگر اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ شدید ترین ہوائی حملوں کے لئے تیاریاں کر رہا ہے۔ اور حملہ کا کوئی زیادہ مؤثر طریق سوچ رہا ہے۔ لیکن برطانیہ ہر قسم کے حملہ کے لئے تیار ہے۔ اس کے ساحل کے ایک ایک انچ کی حفاظت کی جا رہی ہے۔

لنڈن ۷ اگست معلوم ہوا ہے کہ شمالی بلجیم میں ایک مقام پر جرمن فوج کے پٹرول کے ایک بہت بڑے ذخیرہ کو تباہ کر دیا گیا۔ جرمن حکام نے بہت سے لوگوں کو گرفتار کر لیا اور ان پر ایک لاکھ فرانک جرمانہ کر دیا ہے۔

کلکتہ ۷ اگست آج ڈاکٹر ٹیگور کا داہ کرم سنسکار دریائے ہگلی کے کنارہ کیا گیا۔ ہزاروں لوگ ارتھی کے ساتھ تھے انتقال کے بعد لوگوں کا آپ کے مکان پر اس قدر زیادہ ہجوم تھا۔ کہ تمام رستے رک گئے۔ اور لوگوں کو ہدایات دینے کے لئے لاؤڈ سپیکر لگایا گیا۔ ان کی پیدائش ۱۸۶۱ کی اور عمر اسی سال تھی ۱۹۱۳ میں آپ کو ادب کا نوبل پرائز ملا۔ اور ۱۹۱۵ میں سر کا خطاب۔ جسے انہوں نے پنجاب کے مارشل لاء کے زمانہ میں واپس کر دیا۔ آنجہانی بنگال کے معزز جاگیردار تھے۔ اور اپنی تمام جائداد شانتی نکیتن یونیورسٹی کے لئے جو آپ نے قائم کی وقف کر دی اس یونیورسٹی کے قیام کا مقصد پرانی ہندو تہذیب کا احیاء ہے۔

انقرہ ۷ اگست رشید علی گیلانی اپنے چار رفقاء سمیت جرمنی روانہ ہو گئے خیال ہے۔ کہ یہ لوگ جرمنی پہنچ کر عراق کی ایک نام نہاد حکومت بنائیں گے۔

لنڈن ۷ اگست ناروے کے بعض علاقوں پر حملہ آسان ہے۔ ان علاقوں میں جرمن فوجیں وسیع پیمانہ پر مشق جنگ کر رہی ہیں جرمنی کو خطرہ ہے۔ کہ برطانیہ یہاں حملہ نہ کر دے۔ ساحلی رقبہ باشندوں سے خالی کرائے جا رہے ہیں۔ ریڈیو سیٹ ضبط کئے جا رہے ہیں۔

کلکتہ ۸ اگست جنرل ویول نے ڈاکٹر ٹیگور کے بیٹے کو ہمدردی کا پیغام بھیجا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے فوت ہونے سے آپ کے خاندان۔ ہندوستان اور لٹریچر کی دنیا کو بھاری نقصان پہنچا ہے پنڈت جواہر لال نہرو نے لکھا ہے کہ ہم ان کی شاندار زندگی کے واقعات کو فخر شکریہ محبت اور عزت سے یاد کرتے ہیں۔ مسٹر تیج بہادر سپرو نے اپنے پیغام میں کہا کہ ڈاکٹر ٹیگور ہندوستانی کلچر کا اچھا نمونہ تھے۔ سر سکندر حیات خان لکھتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر ٹیگور دنیا کے سب سے بڑے شاعروں اور فلاسفروں میں سے تھے۔ امریکہ کے اخبارات نے بھی ڈاکٹر ٹیگور کی وفات کی خبر جلی عنوانات سے شائع کی۔ اور اس پر مضامین لکھے ہیں۔

قاہرہ ۸ اگست اسکندریہ پر دشمن نے پھر ہوائی حملہ کیا جس کے نتیجہ کے طور پر ۳۱ آدمی ہلاک اور ۳۲ زخمی ہوئے

بمبئی ۸ اگست آج سر مودی کو جو نئے سپلائی ممبر ہیں پنج دیا گیا۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت دنیا کو لڑائی کی وجہ سے جو مصیبت درپیش ہے مجھے یقین ہے کہ اس میں ہندوستان کافی صنعتی ترقی کرے گا اور کارخانوں کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

لنڈن ۸ اگست ماسکو ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ سمالنسک پر ابھی تک روسیوں کا ہی قبضہ ہے۔ لیکن برلن ریڈیو نے کل اپنے براڈکاسٹ میں کہا کہ سمالنسک کی لڑائی کامیابی سے ختم ہو گئی ہے۔

بیروت ۸ اگست دمشی گورنمنٹ نے چونکہ بعض انگریز افسروں کو رہا نہیں کیا۔ اس لئے دمشی کے ۳۵ افسروں کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی